REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰/ —

جلد ۴۷/۱۲ — ۱۳ وفا ۱۳۳۷ ہش — ۱۳ جولائی ۱۹۵۸ء — نمبر ۱۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ گو تکلیف میں معمولی سا افاقہ ہے۔ لیکن درد ابھی تک قائم ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور حضور کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا غلبۂ اسلام کے وہ وعدے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کے وجود باجود کے ساتھ وابستہ فرمائے ہیں وہ بتمام و کمال پورے ہوں۔ جماعت پر حضور کے جو بے شمار احسانات ہیں وہ اس امر کے مقتضی ہیں کہ ہم اپنے کاموں پر حضور کی صحت کو ہر حال میں مقدم رکھیں۔ اور اپنی دعاؤں کو حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے وقف کر دیں۔ (غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ ثانی)

سلطان لاہیج برطانیہ کے خلاف صدر ناصر اور دوسرے عرب زعماء سے امداد طلب کرینگے

برطانیہ نے سلطان کو معزول کر کے انہیں یورپ سے وطن واپس لوٹنے سے منع کر دیا

روم ۱۲ جولائی۔ سلطان لاہیج سر علی بن عبدالکریم نے اعلان کیا ہے کہ وہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر اور دوسرے عرب زعماء سے ملاقات کر کے برطانیہ کے خلاف ان کی امداد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ حکومت برطانیہ نے سلطان کو معزول کر کے انہیں مطلع کر دیا ہے۔ کہ انہیں یورپ کے دورے کے بعد اپنے وطن واپس لوٹنے کی اجازت نہیں ہے لاہیج عدن کے زیر حفاظت علاقے میں یمن کی سرحد پر ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔

یاد رہے پچھلے دنوں جبکہ سلطان ابھی لنڈن میں مقیم تھے لاہیج کی فوج سارا اسلحہ اور خزانہ لے کر یمن چلی گئی تھی سلطان لاہیج نے کل میلان سے روم پہنچنے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں عرب حکومتوں کے سربراہوں سے ملنے کے علاوہ جلد از جلد اپنی قوم سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اب تک تو میں لنڈن میں زیر حفاظت علاقے کی صورت حال کے بارہ میں برطانوی آبادیات کے وزیر مسٹر لینوکس بائڈ سے مذاکرات میں مصروف تھا۔ سلطان نے مزید کہا دریں اثناء میں حکومت برطانیہ کو چار مراسلے روانہ کر چکا ہوں۔ جن میں سے کسی ایک کا بھی جواب تاحال موصول نہیں ہوا ہے الٹا برطانوی فوج اور برطانوی مشیر نے میرے ملک میں جارحانہ سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ یہ رویہ برطانیہ کے ساتھ ہمارے سمجھوتہ کے سراسر خلاف ہے۔ سلطان انگلستان سے واپس عدن جاتے ہوئے میلان میں مقیم تھے۔ اور وہاں سے روم کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ کہ انہیں اپنی معزولی کی اطلاع موصول ہوئی سلطان نے مزید کہا میں عرب باشندہ ہوں اور تمام عرب اقوام کی تائید و حمایت مجھے حاصل ہے۔

پاکستانی عوام تحریک آزادیٔ کشمیر کی وسیع پیمانے پر حمایت کر رہے ہیں

کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کے پاکستانی مشن کا بیان

اقوام متحدہ ۱۲ جولائی۔ اقوام متحدہ کے پاکستانی وفد نے کشمیر کے متعلق ایک بیان میں کہا ہے کہ تحریک آزادیٔ کشمیر کی نہ صرف آزاد کشمیر بلکہ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے دور دراز مقامات کے عوام بھی وسیع پیمانے پر تائید و حمایت کر رہے ہیں۔

پاکستان مشن نے اپنے بیان میں کہا ہے آزاد کشمیر کے راہنما چوہدری غلام عباس کے حامی خط متارکہ عبور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور حکومت پاکستان انہیں ایسا کرنے سے مسلسل روک رہی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ آزاد کشمیر میں مظفر آباد اور جنارکی اور مغربی پاکستان میں لاہور، راولپنڈی، سیالکوٹ، گجرات اور ایبٹ آباد کے مقامات پر حکومت کے امتناعی احکام کے باوجود عام جلسے کئے جا رہے ہیں اور جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ اس تحریک کے روکنے پر ملک کی تمام اہم مخالف پارٹیاں حکومت پر شدید نکتہ چینی کر رہی ہیں۔

روس اور انڈونیشیا میں سمجھوتہ کی بات چیت

جاکرتہ ۱۲ جولائی۔ انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سوبانڈریو نے بتایا ہے کہ روس اور انڈونیشیا ایٹمی قوت کے پرامن استعمال پر ایک دو طرفہ سمجھوتے کے لئے بات چیت کر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا انڈونیشیا امریکہ کے اس منصوبے میں حصہ لے گا۔ جس کے تحت ایشیا میں ایک ایٹمی ری ایکٹر قائم کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔

دہلی کے بچوں میں بھی وبا پھوٹ پڑی

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ بچوں کی بیماری انسفلائٹس دہلی میں بھی پھوٹ پڑی ہے۔ چنانچہ کل ایک مقامی ہسپتال میں دو بچے اس بیماری سے انتقال کر گئے۔ ناگپور، لکھنؤ اور یوپی کے بعض دوسرے شہروں میں اب تک ایک سو بچے لقمۂ اجل ہو چکے ہیں۔ بھارت کے مرکزی محکمہ صحت نے تمام صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس بیماری کا شکار ہونے والے بچوں کو مناسب طبی امداد مہیا کرنے کے لئے ضروری اقدام کریں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ جولائی۔ کل نماز جمعہ یہاں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے اس موقعہ پر ۲ جولائی کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پردہ کے متعلق وہ معرکۃ الآراء خطبہ پڑھ کر سنایا۔ جو حضور نے ۱۶ جون ۵۸ء کو مری میں ارشاد فرمایا تھا۔

— پچھلے دنوں دو تین مرتبہ بارش ہونے کے بعد کل یہاں پھر گرمی بڑھ گئی۔ اور تمام دن شدید حبس کی سی کیفیت طاری رہی۔

ولادت

چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۰ جولائی کو چار لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۸ء

انقلابِ قیادت

"صدق جدید" لکھنؤ مورخہ ۴ جولائی ۱۹۵۸ء میں "سچی باتیں" کے زیرِ عنوان "مریضانہ ذہنیت" کی سرخی کے تحت حسبِ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:-

"پاکستان کے ایک سنجیدہ ہفتہ وار سے "گزشتہ ہفتہ ایک عربی مدرسہ کے ناظم صاحب سے ملاقات کا اتفاق ہوا دورانِ گفتگو عربی مدارس کی بے نظمی اور نصابِ تعلیم کے غیر مفید اجزا کا ذکر بھی آگیا۔ جب اصلاحِ احوال کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو فرمانے لگے کہ جب تک اقتدار نیک ہاتھوں میں نہیں آتا موجودہ حالات میں تبدیلی کیسے ممکن ہے ـــــ یہ ذہنیت کہ ہر مرض کی دوا انقلابِ قیادت اور اقتدار کی تبدیلی ہے۔ صرف ناظم صاحب جیسے مخلص کارکن کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ عام طور پر سوچنے کا انداز ہی بن گیا ہے۔"

جی ہاں اس مریضانہ ذہنیت کی تاریخ ہے تو بہت ہی قدیم لیکن انگریزوں کے آخری زمانہ میں اسے ہمارے لیڈروں نے (اور اسی زمرہ میں ہمارے بعض علمائے کبار بھی شامل ہیں) خوب اچھی طرح نشو و نما دی۔ اور معاشرہ کے چھوٹے بڑے ہر عیب کو جس بے تکلف انگریزوں ہی کے سر تھوپ دیا۔ یہاں تک کہ قوم رفتہ رفتہ اس کی عادی ہوگئی اور بجز ایک وقتی اور پُرجوش نعرہ بازی کے ہر مستقل و پائیدار جد و جہد اور مسلسل و سنجیدہ سعی و عمل سے عاری ہو چکی ہے۔ اور اپنی اصلاحِ حال کا خیال تو گویا ایک بہت ہی بعید اور دقیق سانحہ بن گیا ہے۔ عملی زندگی کے میدان میں جو نتیجہ اس "فراری" ذہنیت اور ان تن آسانیوں کا کیا ہندوستان اور کیا پاکستان سب ہی کہیں نکل رہا ہے بالکل ظاہر اور واضح ہے۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۴ جولائی)

حکومت کی پالیسی اور ارکانِ حکومت کے اعمال پر جائز حد تک نکتہ چینی آج کی جمہوریت میں ہر شہری کا حق تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور اسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن جیسا کہ مولانا عبد الماجد صاحب نے فرمایا ہے۔ ہمارے ملکوں میں حکومت اور ارکانِ حکومت کے ہر اچھے بُرے فعل کی تنقیص کرنا ایک بدعادت بن چکی ہے۔

بھارت میں بھی ایسی جماعتیں ہیں جو برسرِ اقتدار آنا چاہتی ہیں۔ اور جو کانگرسی حکومت کی بڑے پیمانہ پر مذمت کرتی رہتی ہیں۔ پاکستان میں تو یہ کام ملک گیر پیمانہ پر خاص کر وہ جماعتیں کر رہی ہیں جو بزعمِ خود یہاں صالح قیادت لانا چاہتی ہیں۔ نوبت اب یہاں تک پہنچی ہے کہ اگر کوئی وزیر بیمار ہو کر ہسپتال میں چلا جائے اور کوئی بیان نہ دے۔ تو یہ جماعتیں شور مچا دیتی ہیں۔ کہ انتخابات کو معرضِ التوا میں ڈالنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے:

ایک تازہ مثال سنیئے لاہور میں اومنی بس ایک سرکاری ادارہ چلا رہا ہے۔ لاہور کی آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ بسوں کی ضرورت محسوس ہوتی آئی ہے۔ اور یہ سرکاری ادارہ بسوں میں بتدریج اضافہ کرتا چلا آیا ہے حال میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۹۰ یا ۹۶ بسوں کا مزید اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ خبر بھی ہے کہ لاہور میں کراچی کی طرح پرائیویٹ بسیں چلانے کی بھی اجازت دینے کا ارادہ ہے۔ اس پر ایک دینی اخبار کا نوٹ ملاحظہ فرمائیں جس پر "انتخابات کا صدقہ" سرخی دی گئی ہے۔

"لاہور میں پرائیویٹ بسیں چلانے کا فیصلہ آجکل میں ہونے والا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پرائیویٹ بسوں کی اجازت لاہور کے شہریوں کو اس تکلیف سے نجات دلانے کے لئے دی جا رہی ہے جو انہیں اومنی بسوں کی قلت کی وجہ سے آمد و رفت میں اٹھانا پڑتی ہے بظاہر بڑا نیک مقصد ہے۔ لاہور کے شہری جو اومنی بسوں کے ارباب بست و کشاد کے ہاتھوں جس طرح تکلیفوں بس سٹاپوں پر گزارہ کر وقت کی بربادی اور ذہنی و قلبی زحمت اٹھانا پڑتی ہے۔ اس سے اگر نجات کی کوئی صورت پیدا ہو جائے تو کون خوش نہ ہوگا۔ مگر سوال یہ ہے کہ عوام کی تکلیف کا اربابِ حکومت کو ایسا ہی احساس تھا۔ تو سال ڈیڑھ سال پہلے یہ قدم کیوں نہ اٹھایا گیا۔ لیکن اس وقت کہ انتخابات سر پر ہیں عوامی تکلیف کے احساس کے نام پر لوگوں کو پرمٹوں سے نوازنا اس کے سوا کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ اس طرح ری پبلکن پارٹی کی فتح یابی کا سامان کیا جا رہا ہے۔"

(تسنیم لاہور ۸ جولائی)

اب اگر حکومت کوئی رفاہی قدم اٹھائے گی۔ تو نہایت آسانی سے یہاں یہ نکتہ چینی کر سکے گی۔ کہ یہ سب کچھ انتخابات کی وجہ سے کیا جا رہا ہے۔

ان دینی جماعتوں نے "قیادت بدلو قیادت بدلو" سے پاکستان کی فضا اتنی گندی کر دی ہے۔ کہ اب خواہ انتخابات ہوں نہ ہوں ایک مدت تک کوئی وزارت یہاں قدم نہیں جما سکے گی اور یہاں بھی فرانس کے سے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ اور جس طرح فرانس نے "مردِ از غیب" ڈیگال کی صورت میں معلوم کر لیا ہے۔ اسی طرح شاید یہاں بھی "مردے از غیب" کے لئے میدان نہ نکل آئے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

مغربی جمہوریت کا سب سے بڑا نقص یہی ہے۔ کہ اس میں سیاسی پارٹی بازی کی کوئی انتہا نہیں۔ اسلام نے اس برائی کے انسداد کے لئے پارٹی بازی ممنوع قرار دی ہے۔ لیکن ہماری دینی جماعتیں بھی مغربی جمہوری سسٹم کی آڑ لے کر اسلام کے نام اور صالح قیادت کے بہانے سے وہی تخریبی کھیل کھیل رہی ہیں۔ جو مغربی ممالک میں تو ذرا دانشمندی سے کھیلا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے مشرقی ملکوں میں فساد فی الارض کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ پاکستان کا اقتدار نیک لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں ہونا چاہیئے ضرور ہونا چاہیئے۔ لیکن قیادت کی تبدیلی اسلامی طریق کار سے کی جانی چاہیئے نہ کہ لادینی طریقوں سے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ جب سے پاکستان بنا ہے بعض دینی کہلانے والی جماعتیں سوا تخریبی کام کے اور کچھ نہیں کر رہیں ہم مانتے ہیں کہ مسلم لیگی قیادت میں بڑی کمزوریاں تھیں۔ لیکن اس کے وجود کے اصول اچھے تھے۔ اگر ہماری اسلام پسند جماعتیں ان اصولوں کو بروئے کار لانے میں مسلم لیگ سے تعاون کرتیں تو ہمیں یقین ہے کہ ملک و قوم کو بڑا فائدہ ہوتا۔ لیکن ان جماعتوں نے جو کیا وہ یہ کیا کہ مسلم لیگ

. . . .

. . . .

کو بھی اپنے اصولوں سے گمراہ کر کے ۱۹۵۳ء کے فسادات تک نوبت پہونچا دی:

اس کے بعد مسلم لیگ گرتی چلی گئی۔ پہلے تو مشرقی پاکستان میں اس کا تیاپانچہ ہوا پھر مغربی پاکستان میں بھی وہ حزبِ اختلاف بن گئی۔ اب کم از کم ایک دینی جماعت ایسی ہے جو اندر خانے مسلم لیگ کی معاہد ہے۔ اور یہی دینی جماعت ہے جو اسے اب بھی اپنے ہمہ گیر اصولوں کی طرف آنے نہیں دیتی۔ اور مسلم لیگی زعماء ہیں۔ جو اپنی حقیقت سے بے خبر اپنے ان اصولوں کی خود ہی بیخ کنی کر رہے ہیں۔ جن اصولوں نے اسے ان دینی تخریبی جماعتوں کے علی الرغم تمام فرقوں کے مسلمانوں میں ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ اور اس کی طاقت بنیان مرصوص کی سی بن گئی تھی۔ آج کیا ہے۔ آج یہ حال ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اسے اپنے اصولوں سے چھڑا کر اسے نیم مردہ کر دیا ہے۔ اس کے نیم مردہ جسم پر کھڑے قہقہے مار رہے ہیں:

تام خواہ کچھ بھی ہو آج وہی جماعت پاکستان کے استحکام و استقلال میں کچھ کام کر سکتی ہے۔ جو زعم خود دینی کہلانے والی جماعتوں کے علی الرغم انہی اصولوں پر قائم ہو جائے۔ جن کو قائدِ اعظم مرحوم نے اپنے عمل سے واضح کر دیا ہوا ہے۔ اور جن کی بنا پر پاکستان جیتا گیا۔ جو اپنے دامن کو مسلمانوں میں "صالح اور غیر صالح" کی تفریق کے فتنے سے بچا کر نکلے۔ جب ایک پروفیسر نے اپنی ایک ملاقات میں قائدِ اعظم مرحوم سے کہا کہ مسلم لیگ کی طاقت بڑھانے کے لئے دینی اپیل کی جائے۔ تو قائدِ اعظم نے کیا خوب جواب دیا۔ کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو یہ اہلِ علم حضرات سب سے پہلے ہمیں ہی کافر قرار دے کر مسلم لیگ کا تمام تانا بانا درہم برہم کر کے رکھ دیں گے۔ چنانچہ اب ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اور خدا جانے

(باقی دیکھیں صفحہ ۔۔۔)

سپین کی سرزمین میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کیلئے جدوجہد

احمدی مبلغ اسلام کی تبلیغی مساعی

رپورٹ بابت ماہ جون سنہ ۵۸ء

(از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسلام مقیم سپین بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

اس ماہ صنعتی نمائش کے موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغ اسلام کا کافی موقعہ ملا۔ قریباً ججھ اشخاص ہمارا لٹریچر لے گئے ان میں سے بعض نے اسلام کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ ہسپانوی باشندوں کے علاوہ جرمن، ڈچ، انگریز، سوس اشخاص کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور ان کو اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنیکی ترغیب دلائی۔

ایک ہسپانوی عربی کے پروفیسر نے اسلام کے متعلق نہایت گہری دلچسپی کا اظہار کیا ایک روز انہوں نے بہت سے احباب کو جمع کر کے مجھے کہا کہ میں اسلام کے متعلق انہیں مزید معلومات بہم پہنچاؤں۔

ایک ہسپانوی دوست جن کا خاندانی نام "القائد" ہے دو کتابیں پڑھ رہے ہیں اور نہایت خوش ہیں۔ کہ ان کو اپنے آباؤ اجداد کے سچے مذہب کا پتہ لگ جائے تبلیغ کے کام میں میری کافی مدد کر رہے ہیں ارادہ ہے کہ اگر اسلام پر ایک لیکچر کا انتظام ہو جائے تو زیر تبلیغ اصحاب کو مدعو کر کے اسلام کے متعلق مزید واقفیت بہم پہنچا دوں۔

ایک فلاسفی کے سٹوڈنٹ۔ تین میڈیکل سٹوڈنٹ۔ لا رسٹوڈنٹ۔ اور اسی طرح بہت سے یونیورسٹی کے طلباء نے کتب خریدیں۔ اسلام کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

ایک نوجوان کا کئی صفحات پر مشتمل خط ملا۔ کہ حق کی تلاش میں ہے۔ کتابیں پڑھ رہا ہے۔ میں نے اسے جواب دیا ہے کہ خط کے ذریعہ ملاقات کا وقت مقرر کر کے مجھے ملے۔

ایک خاتون نے کتب خریدیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فوٹو دیکھ کر کہنے لگیں۔ کہ ان کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ میں نے ان کو کہا کہ آپ کو اسلام کی سچائی کا پتہ لگ گیا ہے۔ آپ کو اس "نور الدین" کو یعنی اسلام کے سچے نور کو قبول کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ مجھے گھر کھانے پر مدعو کیا۔ اور نماز وغیرہ کے متعلق تفصیلات سے آگاہی چاہی

ایک اور خاتون نے بھی اسلام کے متعلق کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔

"Witness of Jehovah" کے بعض ممبران نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ اور اسلام کے متعلق سوالات کرتے رہے۔ ڈھائی گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ زیر تبلیغ ہسپانوی دوست "القائد" ساتھ تھے۔

Andorra فرانس اور سپین کے درمیان چھوٹی سی آزاد ریاست ہے وہاں کے ایک نوجوان اور ایک پادری صاحب اسلامی لٹریچر لے گئے۔ اور کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔

Tarrasa کے ایک ڈاکٹر صاحب دو تین تاجر۔ کتب لے گئے۔ ایک کارخانہ کے مالک نے گذشتہ سال میرا وہاں لیکچر کرایا تھا۔ اور وہاں کے اخبار میں میرا ایک انٹرویو بھی شائع ہوا تھا۔

کولمبیا اور Venezuela کے بعض طلباء اور بعض سیاحوں کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔

روزانہ دو یا چار وردی والے پولیس کے آدمی میرے پاس آ جاتے ہیں۔ دو دفعہ خفیہ پولیس والوں نے بھی دخل اندازی کی۔ لوگ جب اسلام کے متعلق شوق اور دلچسپی کا اظہار کرتے اور کتب خریدتے تو خاکسار ان سے ان کا پتہ مانگتا تو ان میں سے بعض کی حالت قابل رحم ہوتی پولیس کے ڈر سے ہاتھ کانپ رہے ہوتے تھے اور بعض تو جلدی سے بھاگ جانے کی کرتے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں مذہبی آزادی کے سامان پیدا کرے اور سہولت بہم پہنچائے۔ آمین اللّٰھم آمین

بارسیلونا کے علاوہ سپین کے دوسرے شہروں کے بعض لوگ بھی احمدیت کا لٹریچر لے گئے۔ ان کو بعد میں بذریعہ خط و کتابت انشاء اللہ تعالیٰ تبلیغ کرنے کا ارادہ ہے

ایک اخبار کی نامہ نگار خاتون بھی کتب لے گئیں۔ اور انٹرویو کے لئے بھی مجھے کہا۔ ایک خاتون جو کتب پڑھ چکی ہیں۔ ایک روز قیام گاہ پر آئیں۔ ..... انہیں تین گھنٹہ اسلام کی تعلیم۔ اور اسلامی ارکان سے آگاہ کیا۔

ایک روز ایک میاں بیوی نے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ ایک روز میں نے بندرگاہ پر کھڑے ہو کر تبلیغ شروع کر دی اور لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ ایک دوست نے اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔

بہت سے لوگ جمع ہو جاتے تھے اور دو تین گھنٹہ ان میں اسلام کے اصول کے متعلق بیان کیا جاتا رہا۔

بندرگاہ پر ایک انگریز ڈاکٹر کو اسی طرح ایک اور انگریز دوست کو جو لنڈن مسجد کے قریب رہتے ہیں۔ تبلیغ کی خاطر انکو وہاں کے مشن کا ایڈریس دیا۔ انہوں نے وہاں جانے کا وعدہ کیا۔

دو مورش مسلمانوں نے احمدیت کیساتھ دلچسپی کا اظہار کیا۔ ایک ورکشاپ کے مالک نے کتاب خریدی اور مجھے ورکشاپ جانے کی دعوت دی ہے۔ ایک کارخانہ کے مالک نے دو کتب حاصل کیں اور مجھے اپنا پتہ دیا ہے۔ اسی طرح ایک اور تاجر نے بھی دو کتب لی ہیں اور مجھ سے گفتگو کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

ایک ہوٹل میں تین چار اشخاص کو تبلیغ کی دو خواتین پانامہ اور جنوبی امریکہ کی تھیں۔ انکو اسلام کا اقتصادی نظام دیا۔ اسی طرح فرداً فرداً اور دو موقعے تبلیغ کے میسر آئے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری حقیر سعی میں برکت ڈالے اور بھاری کامیابی عطا فرمائے۔ اور لوگوں کو اپنے وجود حقیقی کی معرفت حاصل ہو۔ لوگ اسلام کو قبول کریں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں۔ تا انکو حقیقی نجات حاصل ہو۔ آمین اللّٰھم آمین ✦

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا سے اپنا دل مت لگاؤ

"دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں۔ مگر مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے۔ اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے بھی فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے۔ ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ "دنیا سے دل لگانا" بڑا دھوکہ ہے۔ موت کا ذرا اعتبار نہیں موت ہر ایک سال نئے کرشمے دکھلاتی رہتی ہے۔ دوستوں کو دوستوں سے جدا کرتی اور لڑکوں کو باپوں سے اور باپوں کو لڑکوں سے علیحدہ کر دیتی ہے۔ مبارک وہ انسان ہے جو اس ضروری سفر کا کچھ بھی فکر نہیں رکھتا۔ خدا تعالےٰ اس شخص کی عمر کو بڑھا دیتا ہے جو سچ مچ اپنی زندگی کا طریق بدل کر خدا تعالیٰ ہی کا ہو جاتا ہے۔ ورنہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم۔ یعنی ان کو کہدو کہ خدا تعالےٰ تمہاری پروا کیا رکھتا ہے۔ اگر تم اس کی بندگی و اطاعت نہ کرو۔ سو جاگنا چاہیئے اور ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور غلطی نہیں کھانا چاہیئے کہ یہ سخت بے بنیاد ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۴۔ صفحہ ۷۳)

محترم منشی سبحان علی صاحب مرحوم و مغفور

از مکرم نصیر احمد صاحب بی اے ربوہ ابن منشی سبحان علی صاحب مرحوم

والد محترم منشی سبحان علی صاحب مرحوم و مغفور خوشنویس "روزنامہ الفضل" مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۵۸ء بمطابق ۲۲ر رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ بروز ہفتہ بعمر ۵۵ سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے حضرت میاں صاحب نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں آپ کو حسب وصیت بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قادیان میں بھی حضرت امیر صاحب مقامی نے نماز جمعہ کے بعد غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اسی طرح کئی اور جگہوں پر بھی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

آپ گذشتہ ایک سال سے بعارضہ کینسر آف دی بریسٹ (Cancer of the Breast) بیمار تھے۔ ابتداً میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے جہاں بجلی اور ریڈیم بنڈلز کے ذریعہ علاج کیا گیا کچھ عرصہ بعد اس امید پر کہ زخم کی ڈریسنگ سے آہستہ آہستہ صحت ہو جائے گی۔ میو ہسپتال سے ڈسچارج کیا گیا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ دل اور پھیپھڑوں تک زخم کا اثر پہنچ گیا۔ یہ طویل بیماری نہایت تکلیف دہ تھی۔ لیکن آپ نے اس کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کیا آخری مرحلہ پر فضل عمر ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ مگر پوری کوشش کے باوجود بیماری غالب رہی اور آپ کی ہسپتال ہی میں وفات ہو گئی۔

والد صاحب مرحوم گورداسپور شہر کے ایک نواحی گاؤں "بتھے ہالی" میں اواخر ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی اور گورداسپور کے گورنمنٹ ہائی سکول سے مڈل پاس کیا۔ والدہ صاحبہ کا انتقال بچپن میں ہی ہو چکا تھا۔ مڈل کی تعلیم کے آخری مرحلہ بعد آپ کے والد صاحب بھی وفات پا گئے۔ اس لئے مڈل پاس کرنے کے بعد آپ نے تعلیم چھوڑ دی تعلیم سے فراغت کے بعد دھاریوال کے کارخانہ میں ملازم ہو گئے۔ پھر گورداسپور کے ایک سکول میں کچھ عرصہ بطور ٹیچر کام کرتے رہے۔

آپ کی بڑی ہمشیرہ اور بہنوئی چراغدین صاحب اس وقت احمدی ہو چکے تھے۔ اور قادیان میں رہائش پذیر تھے۔ والد صاحب کا ماحول احمدیت کی طرف رجحان کے مانع تھا۔ لیکن ایک دفعہ ۱۹۲۳ء میں قادیان میں اپنی ہمشیرہ کے پاس آئے اتفاق سے قادیان میں انہی دنوں مخالفین کا ایک جلسہ ہوا۔ جس کی وجہ سے والد صاحب کو اختلافی مسائل پر گہرا غور کرنے کا موقع ملا۔ اور آپ پر احمدیت کی صداقت منکشف ہو گئی چنانچہ اسی موقع پر پھوپھا جان سے اصرار کیا کہ مجھے ابھی حضور کے پاس لے چلو میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے آپ کو بہت سمجھایا کہ اتنی عجلت کی ضرورت نہیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے کچھ دن اچھی طرح سے سمجھ لیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر احمدیت کی صداقت اچھی طرح ظاہر کر دی ہے۔ اور میں مزید تاخیر نہیں کر سکتا۔ چنانچہ دوسرے دن صبح بعد نماز فجر حضور پر نور کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ بتھے ہالی میں آپ کے برادر اصغر منشی رمضان علی صاحب (جو آجکل دفتر نظارت علیا میں سپرنٹنڈنٹ ہیں) کو جب علم ہوا تو بہت رنج پہنچا۔ فوراً قادیان کی طرف روانہ ہوئے۔ تاکہ آپ کو جا کر کہیں کہ اسلام سے کیوں برگشتہ ہو گئے ہیں اور آپ کو صحیح راستہ پر لے آئیں۔ جب آپ قادیان پہنچے تو والد صاحب نے نہایت تپاک سے ان کا استقبال کیا اور بڑی شفقت سے اور بین دلائل سے احمدیت کی صداقت ان پر واضح کر دی۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور مزید تسلی کے بعد جلد ہی وہ بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے

قبول احمدیت سے قبل والد صاحب مرحوم کی پہلی شادی ہو چکی تھی۔ آپ کے سسرال احمدیت کے سخت مخالف تھے جب ان کو علم ہوا کہ آپ نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ تو وہ ناراض ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد جب والد صاحب اپنے سسرال گئے تو انہیں وہاں روک لیا گیا۔ آپ کو احمدیت سے منحرف کرنے کی بہت کوشش کی گئی۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ والد صاحب کچھ عرصہ بعد تلاش روزگار کے خیال سے وہاں سے آ گئے اور قادیان پہنچ گئے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ماتحت پہلے مڈل سکول گھٹیالیاں اور سارچور میں بطور ٹیچر کام کرتے رہے۔ پھر محمودہ سیٹلمنٹ میں کام کرتے رہے۔ اسی دوران میں آپ نے خوشنویسی کی مشق کی اور یہ پیشہ اختیار کر لیا۔ آپ کی پہلی زوجہ محترمہ جو آپ کے پاس پہنچ چکی تھیں۔ دو تین سال کی رفاقت کے بعد وفات پا گئیں۔ قادیان آنے کے بعد آپ کی دوسری دوسری شادی قادیان کے ایک قدیم خاندان میں ہوئی۔

آپ نہایت نیک اور صالح بزرگ تھے اور اپنی زندگی کو قرآن اور حدیث کے مطابق ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ احکام شریعت کے سختی سے پابند تھے ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ آخری ایام میں بوجہ شدید بیماری آپ مسجد میں نہ جا سکتے تھے۔ اکثر بڑی حسرت سے فرماتے کہ اللہ مجھے پھر نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ سینے پر بہت گہرا زخم تھا۔ جس میں مسلسل شدید درد رہتا تھا۔ ایک دفعہ جمعہ کے دن درد میں معمولی سا افاقہ محسوس ہوا۔ فوراً وضو کیا۔ اور نماز فجر مسجد میں جا کر ادا کی۔ اور فرمانے لگے کہ آج جمعہ کے لئے بھی انشاء اللہ جاؤں گا۔ لیکن آپ کو شدید اصرار کر کے روکا گیا۔

حضور ایدہ اللہ سے آپ کو خاص محبت تھی۔ جب الفضل آتا فوراً پوچھا کرتے تھے کہ حضور کی صحت کے بارہ میں کیا لکھا ہے جب دریافت فرما لیتے تو دیر تک حضور پر نور کے لئے دعا فرماتے۔ جب بھی ہم جمعہ پڑھ کر آتے ہمیں پاس بٹھا لیتے اور پوچھتے کہ آج کیا خطبہ ہوا۔

چندوں کی ادائیگی میں آپ بہت باقاعدہ تھے۔ جب بھی حضور کی طرف سے کسی چندہ کی تحریک ہوتی۔ آپ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے اور چندوں کو اپنی اولین فرصت میں ادا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ ہمیشہ سادہ رہتے اور سادگی کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ لباس اور کھانے وغیرہ میں اسراف نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر گھر میں کبھی ایک سے زیادہ قسم کا کھانا پک جاتا تو ناراض ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر انہیں زائد کھانوں کی بچت کر کے چندہ دیا جاتا تو کتنا ثواب ہوتا۔

چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے کہا کہ مہینہ بھر کے لئے ضروری سودا سلف چنیوٹ سے اکٹھا خرید لینا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں سے چیزیں یہاں ربوہ کی نسبت سستی مل سکتی ہیں۔ فرمانے لگے ایسا ہرگز نہ کریں۔ ہمیں تمام سودا ربوہ کے دوکانداروں ہی سے خریدنا چاہیئے۔ خواہ یہاں کا بھاؤ چنیوٹ کی نسبت کچھ تیز ہی ہو۔ کیونکہ ربوہ کے دکاندار بھی بڑی قربانی کر کے مرکز میں آئے ہیں۔ ان سے سودا خریدنا ثواب کا موجب ہے اگر ربوہ والے ہی ان سے سودا نہیں لیں گے۔ تو اور کون لے گا؟

ہمسایوں کے ہر قسم کے حقوق کا آپ خیال رکھتے تھے گھر میں جو کھانا بھی ہوا اس کا کچھ نہ کچھ حصہ اکثر ہمسایوں کو بھجوایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اس طرح آپس میں تعلقات استوار ہوتے ہیں اور محبت بڑھتی ہے۔ ہمسایوں کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے تھے گھر میں کبھی ہم اونچی آواز سے ہنستے تو ہمیں فوراً منع کر دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ شاید ہمسائیوں کو اس سے تکلیف ہو۔ نیز آپ اس سلسلے میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے جس کو منشی جھنڈے خاں صاحب نے پنجابی کے ایک شعر میں یوں رقم فرمایا ہے ؎

حضرت پاک نہیں سن ہسدے قہقہہ مار کدائیں
وقت ضرورت کرن تبسم زیادہ ثابت نائیں

سائلوں کو کبھی بے مرام نہیں لوٹاتے تھے دن میں خواہ کتنے بھی آ جائیں۔ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتے تھے۔ اگر گھر میں کوئی چیز موجود نہ ہوتی۔ تو نہایت نرمی اور عاجزی سے اسکو بتا دیتے۔ کہ اس وقت کچھ نہیں ہے۔ ایک دفعہ ایک سائل آیا۔ اس وقت گھر میں آٹا وغیرہ ختم تھا۔ والد صاحب نے نہایت نرمی سے فرمایا! کہ معاف کرو۔ لیکن اس نے مزید اصرار کیا۔ اس پر آپ آٹے والا برتن اٹھائے دروازے پر لے آئے۔ اور اس کو دکھایا کہ آٹا بالکل ختم ہے۔ ورنہ ضرور دے دیتا۔

آپ نے ہماری بڑے عمدہ طریق سے تربیت کی۔ ہمارے اخلاق اور تعلیمی حالت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ شروع سے ہم کو مسجد میں لے جاتے اور اسلامی تعلیم اور اعلیٰ اخلاق عادات کے بارہ میں نہایت سادہ طریقے اور شیریں کلامی سے تلقین فرماتے تھے جب ہماری والدہ مرحومہ نے وفات پائی اس وقت ہم بہت چھوٹے تھے۔ ہماری سب سے بڑی ہمشیرہ کی عمر اس وقت بارہ سال کے قریب ہو گی۔ گھر کا تمام کام اسی کے سپرد تھا آپ نے ہمیں بڑی محنت و کوشش سے پالا گھر کے کام میں ہمیشہ ہمارا ہاتھ بٹاتے چنانچہ بڑی ہمشیرہ محترمہ کو آپ روٹی پکانا سکھلایا کرتے تھے۔ اسی طرح دیگر کھانوں کی تیاری میں بھی آپ ہر ممکن امداد فرماتے تھے۔ جب کوئی چھوٹی یا بڑی غلطی ہو جائے۔ ہمیں ہرگز مارتے نہیں تھے۔

(باقی صفحہ پر)

اولاد کی نگرانی اور تربیت کی ضرورت

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں ہے یا ایّھا الّذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارًا کہ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ لغت کی رو سے اہل میں کنبہ کے لوگ اور قریبی رشتہ دار شامل ہیں (منجد) گویا آیت کریمہ میں ہدایت کی گئی ہے کہ جو لوگ مومنین کی جماعت میں شامل ہیں وہ اپنی بھی اصلاح کرتے رہیں اور اپنی اولاد کی بھی فکر رکھیں اور نگرانی کرتے رہیں۔ سورۃ تغابن میں ہے یا ایّھا الّذین آمنوا انّ من ازواجکم واولادکم عدوًّا لکم فاحذروھم (پ ۲۸) اے مومنو! تمہاری بیویوں اور اولادوں میں سے بعض تمہاری دشمن ہیں۔ پس ان سے چوکس رہو۔ یعنی اگر تم نے ان کی نگرانی نہ کی اور ان کے اعمال پر کنٹرول نہ کیا تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے۔ اور تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے یہ گھر کے دشمن ہی کافی ہوں گے۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ اسلام کی امداد کے لئے مالی قربانیوں کی بڑی ضرورت ہے اگر کسی مومن کی بیوی یا اولاد فضول خرچی کرے تو وہ کیا قربانی کر سکے گا وہ خواہ خود کیسا ہی نیک کیوں نہ ہو اور قربانی کے لئے نیک ارادے رکھتا ہو مگر جب تک بیوی اور اولاد کی طرف سے تعاون نہ ہوگا وہ کوئی قربانی نہ کر سکے گا۔ پس اولاد کی نگرانی اور ان کو نیک اعمال پر لگانا نہایت ضروری امور سے ہے اور اس میں لڑکے اور لڑکیاں دونو برابر ہیں۔

اولاد کی اصلاح کے لئے اسلامی نظریہ یہ ہے کہ بچپن سے ہی بچوں پر کنٹرول کیا جائے تب اصلاح ہو سکتی ہے۔ بعض لوگ کمال سہل انگاری سے کہہ دیا کرتے ہیں کہ جانے دو۔ بڑے ہو کر خود بخود درستی ہو جائیگی حالانکہ یہ امر شریعت کے منشاء کے بھی خلاف ہے اور تجربہ کے بھی خلاف ہے۔ اگر یہ نظریہ درست ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیوں فرماتے کہ بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کی تلقین کی جائے۔ اور اگر دس سال کا نہ پڑھے تو اسے مار کر نماز پڑھائی جائے اور راہ راست پر لایا جائے۔ اور اگر یہ نظریہ درست ہوتا تو آنحضرتؐ اس چھوٹے لڑکے کو جو کھانے کے برتن میں ادھر ادھر ہاتھ مارتا تھا کیوں فرماتے:

کُل بیمینک وکُل مما یلیک کہ اے بچے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ معلوم ہوا کہ بچپن سے ہی تعلیم و تربیت مؤثر ہو سکتی ہے

خشت اوّل چون نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

موجودہ وقت میں بہت سی باتیں لڑکوں لڑکیوں میں اصلاح طلب ہیں۔ مگر والدین لاپرواہی یا جہالت سے ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ محترم حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ ایک دفعہ تحریر کرتے فرماتے ہیں:۔

"لڑکیوں کی صحیح نگرانی والدین کے سوا غیر جگہوں میں خصوصاً جب وہ بے پردہ پھرتی ہوں ایک محال امر ہے۔ ایک لعنت تو سُرخی سفیدہ۔ پوڈر۔ بال سنوارنے اور حسن دکھانے کی کشتی ہی دوسری لعنت آجکل فحش لٹریچر کی ہے۔ تیسری لعنت آزادی کی۔ چوتھی لعنت بعض حالات میں مردوں کے پہلو بہ پہلو بیٹھنا۔ مثلاً مردوں سے تنہا کمروں میں ٹیوشن لینا۔ موٹر ڈرائیوروں کے ساتھ سکول یا کالج جانا۔ کالج کے بنچوں پر لڑکوں کے ساتھ دوش بدوش نشست۔ بارونق سڑکوں پر سیر و تفریح۔ اپنے گذارے کے لئے کلرکی کرنی۔ سینما اور ٹاکی کا زہر وغیرہ وغیرہ۔ میرے خیال میں سب سے زیادہ جو چیز آجکل سمِّ قاتل ثابت ہو رہی ہے وہ فحش لٹریچر ہے۔ جو ہر گھر میں نقب لگا کر پہنچ جاتا ہے۔ یہ سب سے موذی چیز ہے اور اس کی وجہ سے نہ صرف لڑکیوں کے اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ بلکہ ان کی صحت بھی تباہ ہوتی ہے۔ لڑکے تو تباہ ہو گئے ہی تھے۔ اب لڑکیاں بھی برباد ہونے لگیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"

(آپ بیتی صفحہ ۲۵)

حضرت میر صاحب کا یہ نوٹ اس قابل ہے کہ اپنی اولاد کا ہر خیر خواہ اسے ہمیشہ مدنظر رکھے۔

پروگرام دورہ انسپکٹران مجلس خدام الاحمدیہ

انسپکٹران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجالس ضلع سرگودھا کے دورہ پر ۱۵/۷/۵۸ سے جا رہے ہیں۔ پروگرام درج ذیل ہے۔ قائدین حضرات سے امید ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں انسپکٹران کے ساتھ پوری طرح تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پروگرام دورہ چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ

نمبر شمار	نام مقام	تعداد ایام	از	تا
۱	چک ۱۱۶/ ج	۲	۱۵/۷/۵۸	۱۷/۷/۵۸
۲	چک ۴۹/ ج و ۴۸/ ج، ۶۲/ ج و ۶۱/ ج	۲	۱۷/۷	۱۹/۷
۳	سلانوالی	۱	۱۹/۷	۲۰/۷
۴	چک ۱۶۸/ ش امنگہ	۲	۲۰/۷	۲۲/۷
۵	بہلی بھٹیاں	۲	۲۲/۷	۲۴/۷
۶	کوٹ سلطان	۱	۲۴/۷	۲۵/۷
۷	چک ۱۲۴/ ش	۱	۲۵/۷	۲۶/۷
۸	چک ۹۸/ ش	۲	۲۶/۷	۲۸/۷
۹	چک ۸۸/ ش	۱	۲۸/۷	۲۹/۷
۱۰	چک ۹۷/ ش	۱	۲۹/۷	۳۰/۷
۱۱	سرگودھا شہر	۲	۳۰/۷	۱/۸/۵۸
۱۲	چک ۴۶/ ش	۱	۱/۸	۲/۸
۱۳	" ۳۳/ ج ملکے والا	۲	۲/۸	۴/۸
۱۴	" ۳۷/ ج	۲	۴/۸	۶/۸
۱۵	" ۴۳/ ج	۱	۶/۸	۷/۸
۱۶	" ۸۱/ ج	۱	۷/۸	۸/۸
۱۷	" ۷۸/ ج	۲	۸/۸	۱۰/۸
۱۸	" ۴۱/ ج	۱	۱۰/۸	۱۱/۸
۱۹	کوٹ مومن	۲	۱۱/۸	۱۳/۸
۲۰	بھیرہ	۲	۱۳/۸	۱۵/۸
۲۱	ہچکہ	۱	۱۵/۸	۱۶/۸

پروگرام دورہ حبیب احمد صاحب انسپکٹر مجالس ضلع سرگودھا

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ایام	از	تا
۱	چک ۱۱۶ جنوبی	۲	۱۵/۷	۱۷/۷
۲	چک ۴۸ و ۴۹، ۶۲ و ۶۴	۲	۱۷/۷	۱۹/۷
۳	سلانوالی	۱	۱۹/۷	۲۰/۷
۴	چک ۱۵۲	۲	۲۰/۷	۲۲/۷
۵	پیرو	۱	۲۲/۷	۲۳/۷
۶	ٹھٹھہ جویا	۱	۲۳/۷	۲۴/۷
۷	مونگی وال	۱	۲۴/۷	۲۵/۷
۸	چک ۱۲۴	۱	۲۵/۷	۲۶/۷
۹	چک ۹۹ شمالی	۲	۲۶/۷	۲۸/۷
۱۰	چک ۸۷	۱	۲۸/۷	۲۹/۷
۱۱	چک ۸۶	۱	۲۹/۷	۳۰/۷
۱۲	سرگودھا	۲	۳۰/۷	۱/۸
۱۳	چک ۳۵	۱	۱/۸	۲/۸
۱۴	چک ۳۰ و ۳۶	۲	۲/۸	۴/۸
۱۵	چک ۳۸ و ۴۰	۲	۴/۸	۶/۸
۱۶	تخت ہزارہ	۲	۶/۸	۸/۸
۱۷	نصیر پور	۱	۸/۸	۹/۸
۱۸	ادرحمہ	۲	۹/۸	۱۱/۸
۱۹	چک ۹ پنیار	۲	۱۱/۸	۱۳/۸
	گھوگھیاٹ میانی	۲	۱۳/۸	۱۵/۸

دعائے مغفرت

میرے بھائی چوہدری علی شیر صاحب ڈوگر موضع پیرو چک۔ ضلع سیالکوٹ آف کھارہ نزد قادیان بعارضہ ٹائیفائیڈ کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیوے۔

محمد سلیم موضع چکیاں کوٹ ضلع گوجرانوالہ

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم مبارک احمد اعوان مورخہ ۱۲ جولائی کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے فرانس جا رہا ہے۔ صحابہ کرام و بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ عزیزم کے لئے خدا تعالیٰ اس سفر مبارک کرے۔ آمین

چوہدری محمد بوٹا غلہ منڈی۔ ربوہ

رسالہ تشحیذ الاذہان

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

یہ رسالہ احمدی بچوں اور بچیوں کی ذہنی، علمی اور مذہبی ترقی کے لئے جاری ہوا ہے یہ رسالہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے مقصد کو بہترین رنگ میں پورا کر رہا ہے اور بچوں کے شوق اور دلچسپی سے اس میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔

یہ رسالہ درحقیقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی شفقت سے اس نام سے جاری ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضور کو مستقبل کی نسل کا کتنا فکر ہے۔ اب یہ جماعتوں کے عہدہ داروں اور افراد کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو ہر احمدی گھرانے میں پہنچائیں۔ اور اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

نوٹ:۔ اس کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

نوجوانانِ جماعت کیلئے لمحۂ فکریہ

"یہ سارا انتظام تبلیغ جو ممالک بیرون میں قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے اخراجات کا بوجھ صرف تحریک جدید کے چندوں پر ہے اور یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جماعت کا صرف ایک حصہ ان چندوں میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر شریک ہونے والوں میں سے بھی ایک حصہ ایسا ہے جو اپنی حیثیت کے مطابق چندے نہیں دیتا حالانکہ یہ ذمہ واری چند افراد کی نہیں۔ بلکہ ساری جماعت کی ہے۔" (اقتباس از کتاب "اشاعت اسلام اور ہماری ذمہ داریاں")

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ٹنڈوالہ یار میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۳۰/۶ کی شام کو بعد نماز مغرب مقامی جماعت کا سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ جس میں مقامی جماعت کے علاوہ کئی دوست باہر سے آئے۔ غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے۔ قرآن مجید کی تلاوت چوہدری برکت علی آف کمالڈیرہ نے کی۔ بشارت احمد صاحب نے نظم سنائی بعد میں خاکسار نے حضور نبی کریم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے درثمین سے ایک مسیح موعود کی نظم سنائی۔ اختتامی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(صدر جماعت احمدیہ ٹنڈوالہ یار سندھ)

ترسیل چندہ انصار میں سستی نہ ہونی چاہیئے

بعض عہدیداران انصار کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ انصار کا فراہم شدہ چندہ باوقت نہیں بھجواتے۔ بلکہ اکٹھا کرتے رہتے ہیں۔ جب خیال آتا ہے بھجوا دیتے ہیں۔ لیکن یہ طریق مناسب نہیں۔ اس سے مرکزی کاموں میں جو تنظیم انصار کے ماتحت جاری کئے ہوئے ہیں۔ روپیہ بروقت اور باقاعدہ نہ پہنچنے کی وجہ سے روک پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے زعماء صاحبان انصار کو چاہیئے کہ فراہم شدہ چندہ ماہ بماہ بھجوانے کا انتظام فرماویں۔ سوائے ایسی زمیندار جماعتوں کی مجالس انصار کے جن کے اراکین انصار کاشتکار یا زمیندار ہونے کی وجہ سے اپنا چندہ فصل پر ہی ادا کر سکتے ہوں۔ ان کا چندہ فصل وار بھجوایا جا سکتا ہے ورنہ ماہ بماہ وصول کر کے بھجوا دینا ضروری ہے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان: مسجد احمدیہ لائلپور کیلئے ایک خادم کی ضرورت ہے جو محنتی اور خوش اخلاق ہو۔ تنخواہ چالیس روپے سے ساٹھ روپے تک ہو سکتی ہے رہائش کا انتظام مسجد میں ہو گا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر صاحب جماعت احمدیہ لائلپور کے نام بھجوائیں جس پر مقامی امیر یا صدر کی سفارش ضروری ہے۔ (ناظر امور عامہ)

انصار اللہ کا آئندہ امتحان

اراکین مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ امتحان ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز اتوار منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ اس کے لئے قرآن کریم کے دوسرے پارہ کے نصف اول کا ترجمہ بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ اراکین انصار کو چاہیئے کہ اس امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔ اور اس میں کثرت سے شرکت فرماویں۔ زعماء کرام انصار سے گزارش ہے کہ وہ اراکین انصار کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی تحریک فرماویں۔

امتحان میں شامل ہونے والے احباب کی فہرست ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

اس سے قبل چوہدری عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر اخبار اصلاح کے بارہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ وہ جہاں ہوں۔ اپنے ایڈریس سے مطلع کریں۔ باوجود اس اعلان کی انکو اطلاع ہونے کے انہوں نے اپنے ایڈریس سے مطلع نہیں کیا۔ حالانکہ وہ ایسا کر سکتے تھے انکو چاہیئے کہ وہ جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے مطلع کریں۔ ورنہ ان کی اس کوتاہی کی ذمہ داری ان پر ہو گی۔

(ناظر امور عامہ)

وقفِ ایام کے مخلصین

اپنی جماعت اور اپنے قرب وجوار کی جماعتوں میں تحریک جدید کا کام آنریری طور پر کرنے کے لئے حسب ذیل دوستوں نے اپنے قیمتی اوقات وقف کرنے کی پیشکش کی ہے احباب جماعت بالخصوص عہدیداران جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ

(۱) شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور۔ (۲) چوہدری احمد حسن صاحب گجرات (۳) مسعود احمد صاحب جہلم (۴) قاضی نعیم الدین صاحب کوئٹہ (۵) قریشی مبارک احمد صاحب سکھر (۶) چوہدری عبدالشکور صاحب ٹھٹھہ۔ (۷) آغا سیف اللہ صاحب چاک پیمپ (۸) چوہدری رحمت علی صاحب گھنوکے ججہ (۹) بشیر رفیق خان صاحب پشاور (۱۰) ماسٹر محمد یحییٰ صاحب سیدوالا۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو کامیاب کرے اور اپنی حفاظت خاص میں رکھے۔ آمین

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سویلین اپرنٹس سکیم

پاکستان آرمی ورکشاپ میں (۱) انسٹرومینٹ مکینک (۲) ریڈیو مکینک (۳) وہیکل مکینک (۴) منشینسٹ (۵) واچ میکر (۶) فٹر۔ (۷) الیکٹریشن کے طور پر ٹریننگ کا موقعہ۔ عرصہ ٹریننگ ۵ سال (از ابتدائی اکتوبر ۱۹۵۸ء) وظیفہ سال اول تا پنجم بالترتیب ۴۰۔ ۵۰۔ ۶۰۔ ۷۰۔ ۸۰ روپیہ ماہوار۔ شرائط:۔ میٹرک سائنس۔ عمر ۳۰/۹/۵۸ کو $15\frac{1}{2}$ تا $17\frac{1}{2}$ سال۔ مراکز انٹرویو راولپنڈی، لاہور، کراچی، کوئٹہ، پشاور بعد ٹریننگ ۵ سالہ ملازمت لازم درخواستیں سادہ کاغذ پر معہ نقول اسناد میٹرک وکیرکٹر سرٹیفکیٹ ۱۳/۸/۵۸ تک بنام

"Civilian apprentice scheme"

M. G. O. Branch, E. & M. E. Dte (M.E.8),
General H. Q., Rawalpindi.

(پ۔ ٹ ۹/۸/۵۸)

(ناظر تعلیم ربوہ)

پاکستان بھارت سے جنگ نہ کرنے کے سمجھوتہ پر دستخط نہیں کریگا

کشمیر کے مسئلہ پر حفاظتی کونسل کو "الٹی میٹم" نہیں دیا گیا

کراچی ۱۱ر جولائی۔ پاکستانی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بھارت سے جنگ نہ کرنے کے سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے بارے میں پاکستان کی پالیسی میں تبدیلی نہیں ہوئی ترجمان وزیراعظم نون کے ایک حالیہ بیان کی وضاحت کر رہا تھا جس میں ملک فیروز خان نون نے کہا تھا کہ پاکستان، کشمیر یا کسی دوسرے مسئلہ پر بھارت سے جنگ نہیں کرے گا

ترجمان نے کہا۔ وزیراعظم نے چار جولائی کی پریس کانفرنس میں جو اعلان کیا تھا اس کا مقصد پاکستانی پالیسی کے پُرامن مقاصد کا اعادہ کرنا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو جنگ نہ کرنے کے مشترکہ اعلان کی بارہا پیشکش کر چکے ہیں۔ لیکن عملاً ایسے اعلان کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ اس سلسلہ میں پاکستان کا موقف اب بھی یہی ہے کہ جنگ نہ کرنے کے مجوزہ اعلان میں یہ دفعہ بھی شامل کی جائے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تمام تنازعات گفت و شنید بیچ بچاؤ اور ثالثی کے ذریعہ طے کئے جائیں گے۔

الٹی میٹم

دریں اثناء وزارت خارجہ کے ذریع نے بھارتی اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی بھی تردید کی ہے کہ پاکستان نے حفاظتی کونسل کو یہ "الٹی میٹم" دیا ہے کہ ایک خاص عرصہ تک کشمیر کا مسئلہ طے کر دیا جائے ورنہ پاکستان یہ مسئلہ حل کرانے کے لئے ہر اقدام کرنے میں آزاد ہوگا۔ ترجمان نے اس خبر کو "احمقانہ" قرار دیا

مدھیا پردیش میں ہیضہ سے اموات

نئی دہلی ۱۱ر جولائی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مدھیا پردیش کے دو اضلاع میں گذشتہ دو ہفتوں میں ہیضہ سے ایک ہزار سات سو چھیاسی اشخاص لقمۂ اجل بن گئے۔

مشرقی پاکستان میں چیچک کی انسدادی مہم کی کامیابی

ڈھاکہ ۱۱ر جولائی۔ مشرقی پاکستان میں چیچک کی وباء کی بیخ کنی کے لئے پاکستان اور امریکہ کی مشترکہ مہم کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے اور یہ مہم متواتر ترقی کر رہی ہے۔ یہ مہم دیناج پور اور رنگ پور کی تحصیلوں کا دورہ مکمل کر چکنے کے بعد آجکل چٹا گانگ میں کام کر رہی ہے۔ جہاں چیچک کی روک تھام کی مہم کا آغاز ۱۴ر جولائی سے ہونے والا ہے یہاں کام مکمل کر لینے کے بعد یہ مہم بوگرہ روانہ ہوگی

بھارتی فضائیہ کیلئے ۸۰ کروڑ روپیہ

نئی دہلی ۱۱ر جولائی۔ دہلی کے ہفت روزہ اخبار "آرگنائزر" نے بتایا ہے کہ بھارت ۵۴ء کی نسبت ۵۸ء میں اپنی فضائی فوج پر گیارہ گنا زیادہ رقم صرف کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں اخبار نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں ان کے مطابق ۵۴ء میں بھارت نے فضائی فوج پر آٹھ کروڑ اکیس لاکھ روپے اور ۵۷-۵۶ء میں بیالیس کروڑ اکانوے لاکھ روپے صرف کئے اور ۵۸ء کا تخمینہ اٹھاسی کروڑ پچپن لاکھ روپے کے خرچ کا ہے

آرگنائزر نے یہ اعداد و شمار یہ بتانے کے لئے پیش کئے ہیں کہ بھارت اپنا غیر ملکی زرمبادلہ کس طرح صرف کر رہا ہے۔ اخبار نے بتایا ہے کہ ایک طرف دفاعی اخراجات کا یہ حال ہے اور دوسری طرف پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کی رقم میں تین ارب روپے کی کمی کر دی گئی ہے۔

ایک خبر رساں ایجنسی نے بھارت کی جنگی تیاریوں پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اب وہ ہتھیاروں کی خریداری کے سلسلہ میں دفاع پر توجہ نہیں دے رہا ہے۔ بلکہ حملہ کرنے کی طاقت بڑھا رہا ہے۔ مثال کے طور پر فضائی فوج کے اخراجات کا بیشتر حصہ بمبار طیارے خریدنے پر صرف کیا جا رہا ہے۔

عوامی لیگ اور مرکزی وزارت

کراچی ۱۱ر جولائی۔ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری اور مسٹر سہروردی کے دست راست شیخ مجیب الرحمٰن نے ان افواہوں کی تردید کی ہے کہ عوامی لیگ مرکزی وزارت میں شامل ہو جائے گی۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا کہ ری پبلکن حکومت کی حمایت کے باوجود مرکزی وزارت میں شامل نہ ہونے کی پالیسی میں تبدیلی کی کوئی ضرورت پیدا نہیں ہوئی۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے مشرقی پاکستان میں دفعہ ۱۹۳ کے نفاذ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر عطاء الرحمٰن کو واضح اکثریت کی حمایت حاصل تھی۔ اور انہیں سرکار وزارت کی شکست کے بعد نئی وزارت بنانے کا موقعہ ضرور ملنا چاہئے تھا۔

کشمیری محبان وطن کے خلاف "مقدمہ سازش" کی سماعت

پیر محمد افضل مخدومی خود عدالت میں پیش ہو گئے۔

نئی دہلی ۱۱ر جون۔ مقبوضہ کشمیر کے محبان وطن کے خلاف "مقدمہ سازش" کی سماعت کے دوران مجسٹریٹ نے استغاثہ کی ایک درخواست مسترد کر دی۔ اس درخواست میں کہا گیا تھا کہ اس عدالت کو مقدمہ کی سماعت کا اختیار نہیں۔ ایک اور درخواست کے بارے میں عدالت نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔ اس دوسری درخواست میں التجا کی گئی تھی۔ اس مقدمہ کی سماعت جموں کی بجائے سری نگر میں کی جائے۔

مس مردولا سارا بائی نے عدالت سے درخواست کی کہ دہلی میں میرے مکان کی تلاشی کے دوران پولیس اپنے ساتھ میرے جو کاغذات لے گئی ہے۔ وہ مجھے واپس دلائے جائیں۔ استغاثہ کی طرف سے اس درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے کہا گیا۔ یہ کاغذات اس الزام کو ثابت کرنے کے لئے ضروری ہیں کہ سازش کو کامیاب بنانے کے لئے روپیہ پاکستان سے آیا تھا۔

مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ اکونٹ بکس اور انکم ٹیکس رجسٹر مس مردولا سارا بائی کے حوالہ کر دیئے جائیں

مقدمہ کی سماعت کے دوران وکیل صفائی نے اس پر شدید اعتراض کیا کہ استغاثہ گواہوں کی مکمل فہرست پیش نہیں کر رہا اور اس طرح مقدمہ کی کارروائی میں تاخیر ڈال رہا ہے۔

مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت ۱۴ر جولائی تک ملتوی کر دی ہے۔ اس سے پہلے تو سازش کیس کے ایک ملزم پیر مقبول گیلانی مفرور ہیں۔ وہ محاذ استصواب کشمیر کے ایک مقتدر رکن ہیں۔ وکیل استغاثہ نے عدالت کو بتایا ہے کہ گیلانی صاحب لاہور پہنچ چکے ہیں۔

بارہ برطانوی فوجی ہلاک

قاہرہ ۱۱ر جولائی۔ قاہرہ میں عدمان کے امام کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ عمان کی جھڑپوں اور مسقط کی برطانوی آئل کمپنی کے دفتر میں بم پھٹنے سے بارہ برطانوی فوجی ہلاک ہوئے۔ لندن میں دفتر خارجہ نے ان جھڑپوں سے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔

بھارت میں گیارہ سوتی ملیں بند

ناگپور ۱۱ر جولائی۔ بھارت کی ٹکسٹائل ملز ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر دیش مکھ نے بتایا ہے کہ اگلے مہینے کے وسط تک بمبئی اور مدھیہ پردیش میں سوتی کپڑے کے گیارہ کارخانے بند اور اکتیس ہزار مزدور بے روزگار ہو جائیں گے

آپ نے کہا کارخانے بند ہونے کے بعد؟

پاکستانی سکاؤٹ مشہد میں

تہران ۱۱ر جولائی۔ ۴۰ پاکستانی سکاؤٹوں کا ایک دستہ ایران کی دوسری نیشنل سکاؤٹ جمبوری میں شرکت کے لئے تہران جاتے ہوئے کل زاہدان سے مشہد پہنچا۔ جہاں مقامی شہریوں اور اعلیٰ افسروں نے اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ پاکستانی سکاؤٹ آج تہران پہنچنے والے تھے۔ جمبوری جمعہ سے شروع ہو رہی ہے۔

باٹا کی انتظامیہ اور کارکنوں میں تنازعہ

لاہور ۱۱ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق لاہور کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مسٹر ایس اے حق (صنعتی ٹریبونل کی حیثیت سے) باٹا شو کمپنی کے کارکنوں اور انتظامیہ کے درمیان تنازعہ کی سماعت کے بعد اپنا فیصلہ دیں گے یاد رہے باٹا شو کمپنی کے کارکنوں نے پچھلے مہینے ہڑتال کی تھی۔

صوبائی محکمہ صحت کیلئے سیکرٹری

لاہور ۱۱ جولائی۔ مسٹر احسان الحق پی سی ایس نے ۲۷ر جون ۵۸ء کو محکمہ صحت مغربی پاکستان کے سیکرٹری کی حیثیت سے مسٹر وجیہہ الدین احمد سے اپنے نئے عہدے کا چارج لیا۔ موخر الذکر کا تبادلہ محکمہ مال و بحالیات میں کر دیا گیا ہے

برہمن باڑیہ میں مویشیوں کی بیماری

کومیلا ۱۱ر جولائی۔ برہمن باڑیہ سب ڈویژن میں مویشیوں کی بیماری پھیلنے کی اطلاع ملی ہے۔ اب تک بیشتر مویشی ہلاک ہو چکے ہیں

۳۔ دستیاب پیداوار میں زیادہ سے زیادہ ۲۳ لاکھ ٹن یعنی تہائی اضافہ اور ۳۳ کارخانہ داروں کے وسائل پر شدید دباؤ

امریکہ کی طرف سے پاکستان کی امداد جاری رہیگی

آئی سی اے کے ڈائرکٹر مسٹر کلن کا بیان

کراچی ۱۲ جولائی۔ پاکستان میں بین الاقوامی تعاون کے امریکی ادارے (آئی سی اے) کے ڈائرکٹر مسٹر جیمز کلن نے توقع ظاہر کی ہے کہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کی امداد کا پروگرام اگلے سال میں بھی جاری رہے گا اور اسے تقویت دی جائے گی۔

مسٹر جیمز کلن نے جو اعلیٰ احکام سے تفصیلی بات چیت کے بعد امریکہ سے ابھی ابھی واپس آئے ہیں۔ کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ترقیاتی قرضوں کا جو نیا فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ اسے پاکستان کی طرف سے تیس چالیس درخواستیں موصول ہو چکی ہیں آپ نے اس سوال کا کوئی ٹھوس جواب نہ دیا کہ آیا ترقیاتی فنڈ ملتان میں فولاد کے مجوزہ کارخانے کے لئے بھی قرضہ دے گا۔ مسٹر کلن نے کہا "پاکستان نے فولاد کے کارخانے کے لئے قرض کی کوئی درخواست اب تک نہیں دی۔ لیکن اگر اس سلسلے میں درخواست کی گئی۔ اور فنڈ نے فنی اور اقتصادی اعتبار سے کارخانے کی سکیم کو قابل عمل سمجھا تو وہ اس کے لئے امداد دے گا۔

بعض اور سوالات کے جواب میں مسٹر کلن نے کہا کہ میرے نزدیک پاکستان کے دیہی مصائب کا بنیادی سبب غذائی قلت ہے۔ کیمیاوی کھاد کے زائد استعمال اور زرعی اصلاحات سے صورت حال بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ لیکن اس سلسلے میں دوسرے عوامل کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جن میں سے بعض کافی اہم ہیں۔

مسٹر کلن سے دریافت کیا گیا کہ اگر امریکہ اپنی تمام امداد بند کر دے تو کیا اس کے باوجود پاکستان کی معیشت اپنے پاؤں پر کھڑی رہ سکے گی۔ اس پر مسٹر کلن نے جواب دیا۔ میں یہ کبھی نہیں کہہ سکتا کہ کسی ملک کی معیشت بالکل تباہ ہو سکتی ہے۔"

آپ نے کہا۔ پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد سے اس ملک کی ایک فوری ضرورت کی تکمیل ہو رہی ہے اور جوں جوں ملکی وسائل میں توسیع ہو گی امداد کی ضرورت ختم ہو جائیگی۔ مسٹر کلن نے مزید کہا کہ اقتصادی طور پر پاکستان کے خود کفیل ہونے سے مجھے انتہائی خوشی ہو گی۔

مسٹر کلن نے بتایا کہ جولائی ۵۷ء سے جون ۵۸ء تک امریکہ نے پاکستان کو مجموعی تیرہ کروڑ دس لاکھ ڈالر کی امداد دی اس میں سے پانچ کروڑ ڈالر کی امداد دفاعی تعاون کے طور پر اور سات لاکھ ڈالر کی امداد فنی امداد کی شکل میں دی گئی۔ نیز ساڑھے چھ کروڑ ڈالر فاضل اجناس کی صورت میں دئیے گئے۔ ان اجناس کی فروخت سے جو پاکستانی کرنسی حاصل ہوئی ہے۔ اسے دوبارہ ملک کے ترقیاتی منصوبوں پر صرف کیا گیا۔ اس کے علاوہ کراچی واٹر بورڈ اور صنعتی سرمایہ کاری کی کارپوریشن کو ایک کروڑ ڈالر کے دو قرضے بھی دئیے گئے۔ مسٹر کلن نے مزید کہا کہ پاکستان میں آئی سی اے کے عملے پر جو خرچ ہوتا ہے وہ پاکستان کی مجموعی آبادی کا ایک فی صد ہے

مسٹر کلن نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس اطلاع کی تردید کی کہ آئی سی اے نے ملتان اور لائلپور کے درمیان بجلی کی ٹرانسمشن لائن بچھانے کے لئے موعودہ امداد دینے سے انکار کر دیا ہے آپ نے کہا کہ آئی سی۔اے اس منصوبے کے لئے حسب وعدہ امداد دے گی۔

محترم منشی سبحان علی صاحب مرحوم

(بقیہ صفحہ ۴)

بعض دفعہ کسی بڑی خطا پر خفا ضرور ہوتے تھے لیکن غصہ کی حالت میں بھی تحمل اور میانہ روی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے یعنی کسی قسم کے بھی سخت الفاظ استعمال نہیں کرتے تھے۔ آپ کے اسی طریق تربیت کا ہم پر ایسا اثر تھا کہ جب کبھی کسی غلطی پر خفا ہوتے ہمیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کئی بہت زیادہ مارا ہو۔ اگر ہم میں کوئی بیمار ہو جاتا تو راتوں جاگتے تھے اور خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتے رہتے۔ الغرض ہماری ہر قسم کی تربیت کے لئے اپنا اور والدہ مرحومہ کا حصہ بھی ادا کرتے۔ چنانچہ اب تک والدہ مرحومہ کا غم نہیں ہوا تھا۔ (باقی)

یوگوسلاوی لیڈروں پر وزیراعظم روس کی کڑی نکتہ چینی

عوامی چین کو سوشلسٹ کیمپ سے الگ کرنے کی کوشش کا الزام

برلن ۱۲ جولائی۔ وزیراعظم روس مسٹر نکیتا خروشیف نے یوگوسلاوی لیڈروں پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے عوامی چین کو سوشلسٹ کیمپ سے الگ کرنے کی کوششیں کی تھیں۔

روسی وزیراعظم نے جو مشرقی جرمنی کے کمیونسٹوں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت پر زور دیا "جو زبان سے تو مارکس اور لینن کا پیرو ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن عملی طور پر سامراج کی مدد کرتے ہیں"۔ آپ نے سوشلسٹ کیمپ کے بنیادی اصولوں پر نظر ثانی کے رجحان کی پر زور مخالفت کی اور توقع ظاہر کی کہ کمیونسٹ ملکوں کے درمیان کوئی بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔ آپ نے کہا "مجھے یقین ہے کہ سوویٹ روس اور یوگوسلاویہ بالآخر سامراج کے خلاف جنگ میں پھر دوش بدوش ہو جائیں گے۔

مسٹر خروشیف نے مغربی جرمنی کی پارلیمنٹ کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ جرمنی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے چار بڑی طاقتوں کے سفارتی نمائندوں کی ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ آپ نے کہا کہ جرمنی کے دوبارہ اتحاد کا معاملہ جرمنوں کا اپنا معاملہ ہے اور اس پر بڑی طاقتوں کی کانفرنس میں غور نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر خروشیف نے اپنی تقریر کے دوران یہ اعلان بھی کیا کہ اگلے سال یکم جنوری سے روس مشرقی جرمنی میں مقیم اپنی فوجوں کا خرچ جرمنوں سے وصول نہیں کرے گا۔

یوگوسلاویہ کے برسراقتدار لیڈروں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے مسٹر خروشیف نے مزید الزام لگایا کہ یہ لیڈر روس اور یوگوسلاویہ کے درمیان ۱۹۵۵ء کے سمجھوتے سے منحرف ہو گئے ہیں کیونکہ امریکہ نے جو امداد دے رکھی ہے یوگوسلاویہ کو اس کا معاوضہ بھی ادا کرنا تھا۔ آپ نے کہا امریکی کبھی کچھ لئے بغیر کسی کو امداد نہیں دیتے اور وہ اپنی امداد کے بدلے میں قوموں کی روح لیتے ہیں۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

آگے یہ فتنہ کیا صورت اختیار کرتا ہے۔

آج پاکستان میں بیسیوں جماعتیں ہیں جو حکومت کے خلاف عوام میں بدظنیاں پھیلانے میں مصروف ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر جماعت کے نزدیک کوئی نیک اور دیانتدار مسلمان موجود نہیں ہے اور ملک کا ملک نعوذ باللہ شیاطین سے آباد ہے۔ دینی جماعتوں کا تو یہ عالم ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے سوا سب کو "غیر مسلم" سمجھتی ہے۔ اور دینی اور سیاسی معاملات میں ہر ایک اپنی اپنی بولی بول رہی ہے۔ الغرض میدان بابل کا سا سماں ہے۔ ایسے حالات میں عوام کی ذہنیت کس طرح اعتدال پر آ سکتی ہے؟

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری لڑکی امۃ الرشید اہلیہ مرزا سلطان بیگ ٹی ٹی ٹانگا افریقہ کو نو سال کے بعد ۳ جولائی ۵۸ء کی شام فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز، نیک اور با اقبال بنائے۔ آمین۔

مرزا عبدالحمید
کلرک بیت المال۔ ربوہ